کلیاں میرے گلشن کی

عبدالرحمن خالد

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

نام کتاب : "کلیاں میرے گلشن کی"
مؤلف : عبدالرحمٰن خالد
جلّہ جیم میلسی
اشاعتِ اوّل : ستمبر ۱۹۸۷ء
تعداد : ایک ہزار
ناشر : قائدِ اعظم لائبریری لاہور
طابع : محمود ریاض پرنٹرز، رتیگن روڈ لاہور
قیمت :

ملنے کا پتہ

چیف لائبریرین، قائدِ اعظم لائبریری، باغِ جناح، لاہور

پیش لفظ

بچّوں کی ذہنی و جسمانی نشوونُما کے بعض منصوبے حکومتِ پنجاب کے پیشِ نظر ہیں اور قائدِ اعظم لائبریری بھی اس شعبہ میں محدود کام کر رہی ہے۔ گزشتہ سال لائبریری نے اہلِ قلم کو دعوت دی کہ وہ بچّوں کے لیے لکھی گئی اپنی نگارشات لائبریری کو ارسال کریں تو وہ ان کو چھپوانے کا انتظام کرے گی۔ ضمن میں جناب عبدالرحمٰن خالد کی نظموں کا ایک مجموعہ اشاعت کے لیے منظور کیا گیا جو اس وقت پیشِ خدمت ہے۔

جناب عبدالرحمٰن خالد کی نظمیں نہایت بے ساختہ اور دِل کش ہیں۔ انہوں نے جو موضوعات منتخب کیے ہیں وہ بچّوں کی ذہنی سطح کے مطابق ہیں۔ یہ نظمیں اپنے اندر ایک مقصدیّت رکھتی ہیں۔ اُمّیدِ واثق ہے کہ ان سے بچّوں میں اسلام، پاکستان اور علم کے ساتھ وابستگی میں اضافہ ہو گا۔ اس اعتبار سے یہ مجموعہ بچّوں کے معیاری ادب میں جگہ پانے کے قابل ہے۔

قائدِ اعظم لائبریری کے شعبۂ تحقیق کے خالد مسعود صاحب شُکریہ کے مستحق ہیں کہ انہوں نے کتاب کی معیاری اشاعت کے لیے بڑی محنت کی۔

یکم ستمبر ۱۹۸۷ء

انعام الحق
ڈائرکٹر جنرل

ننھے منّوں کے لیے کچھ بھولے بھالوں کے لیے
مَیں نے یہ کلیاں چُنی ہیں نونہالوں کے لیے

(خالد)

فہرست

نمبر شمار	عنوان	صفحہ
	تاثرات	۷
۱	اللہ	۱۱
۲	محمدؐ	۱۳
۳	علم	۱۴
۴	نیک ارادے	۱۶
۵	نیا سال	۱۷
۶	پاکستان ہے دیس ہمارا	۱۹
۷	قائدِ اعظمؒ	۲۱
۸	پاک سکاؤٹ	۲۳
۹	دہقان	۲۵
۱۰	تتلی	۲۶
۱۱	بادل	۲۸
۱۲	بہار	۲۹
۱۳	گرمی آئی	۳۱

صفحہ	عنوان	نمبرشمار
۳۲	جھولا	۱۴
۳۴	گلاب کا پھول	۱۵
۳۶	یومِ پاکستان	۱۶
۳۸	عید کے دِن	۱۷
۴۰	چڑیا گھر	۱۸
۴۴	شیدّو کی بلّی	۱۹
۴۶	کاش میں گڑیا ہوتی	۲۰
۴۸	یہ چاند یہ ستارے	۲۱
۴۹	میری دُعا	۲۲
۵۱	ا — ب — ج	۲۳
۵۴	چھٹّی منائیں	۲۴
۵۸	چڑیا چوں چوں کرتی آئی	۲۵
۶۰	ٹائیں ٹائیں فس	۲۶
۶۱	ڈنڈا چلانا چھوڑ دیں	۲۷
۶۲	ہمارا پرچم	۲۸

تاثرات

عبدالرحمٰن خالد صاحب کی "بچّوں کی نظموں" کا مجموعہ "کلیاں میرے گلشن کی" میرے مطالعہ سے گزرا۔ مَیں نے اِن نظموں کو کئی بار پڑھا اور مجھے ہر بار ایک نئی مسرّت کا احساس ہُوا۔ اِن نظموں کا پہلا سحر تو مجھ پر یہ ہُوا کہ مَیں تصوّر ہی تصوّر میں بڑھاپے اور جوانی کی حدیں توڑ کر اور پھلانگ کر بچپن کی سرسبز، دلکش اور خوب صورت وادیوں میں جا پہنچا۔ مَیں بچّہ بن گیا۔ کبھی مَیں تتلیوں اور جگنوؤں کے پیچھے بھاگنے لگا، کبھی چندا ماموں کو اشارے اشارے میں اپنی جانب بُلانے لگا، کبھی اُڑتے بادلوں کو اپنی مُٹھّی میں پکڑنے کی کوشش کرنے لگا، کبھی بلّی، چڑیا اور کبوتر کی جانب لپکنے لگا، کبھی میرے چاروں جانب غبّارے، کھلونے، گڑیاں دائرے بُن کر میرا دل بہلانے لگیں۔ کبھی کلیاں اور پھول میرا مُنہ چُومنے لگے۔ مَیں بچّہ بن گیا۔ معصوم، خوش و خرّم بچّہ —— اور واقعی یہ عبدالرحمٰن خالد صاحب کے فن کی جیت ہے۔ اُن کی زبان کا حُسن ہے، اُن کے بیان کی لطافت ہے کہ اُنھوں نے ایسی سحرانگیز نظمیں کہیں جن کی گرفت دماغ اور دل پر مضبوط ہوتی چلی گئی۔

بچّوں کے لیے لکھنا آسان نہیں۔ اس کے لیے بہت گداز، بہت ریاضت، بہت اخلاص کی ضرورت ہے۔ ہمارے ادب کے اُفق پر کتنی روشن شخصیتیں جلوہ گر ہیں کہ جن

کے لیے خوب صورت نظمیں تخلیق کی ہیں۔ ان نظموں میں موضوعات کی رنگا رنگی دیکھ کر میرا دل خوش ہُوا۔ ان موضوعات میں انہوں نے مقصدیت اور تفریح دونوں کا خیال رکھا ہے۔ ان میں دین، علم و اخلاق، ملّت و وطن، مناظرِ قدرت، موسم، تہوار، پرندے، پالتو جانور اور بچّوں کی دلچسپی کے تمام پہلوؤں کا احاطہ ہے۔ اللہ اور اُس کے پیارے رسول (صلّی اللہ علیہ وسلّم) سے محبّت، علم آموزی اور کردار سازی کی دعوت، وطن دوستی اور حُبِّ ملّت کی ترغیب، اپنے گرد و پیش کے مناظر و مظاہر سے پیار اور تفریحی مشاغل میں شمولیّت کا بُلاوا، سبھی کچھ ہے۔ ان نظموں کے ذریعے کہیں حروف شناسی اور ابتدائی علم سے آشنائی، کہیں گنتی (اعداد شناسی) سے ربط، کہیں چڑیا گھر کے ذریعہ مختلف پرندوں اور جانوروں سے تعارُف مقصود ہے۔ اس طرح باتوں باتوں میں وہ تمام معلومات جمع کر دی گئی ہیں جو بچّوں کی عُمر اور ذہنی سطح کے مطابق ضروری ہیں۔ یہ ساری شعری کوشش ایسی ہے جس میں شاعر کے مدِّ نظر صرف اور صرف یہ بات رہی ہے کہ بچّوں کی تعمیرِ شخصیت مُثبت قدروں اور تعمیری رویّوں کے دائرے میں ہونی چاہیئے تاکہ وہ پکّے مُسلمان، سچّے پاکستانی اور مُفید انسان بن سکیں ـــــ نظمیں آسان، نرم اور شگفتہ بحروں میں ہیں۔ زُبان و بیاں میں سادگی کے ساتھ ساتھ شعری لطافتوں کا حُسن ہر جگہ موجود ہے۔ مجموعی طور پر یہ ایک نہایت قابلِ قدر کوشش ہے۔ میں نے حوالوں کے لیے اشعار بطور انتخاب پیش نہیں کیے اس لیے کہ میرے نزدیک ساری نظمیں اور ان کا ہر شعر انتخاب ہے۔

میری دُعا ہے کہ عبدالرحمٰن خالد صاحب کی یہ خوب صورت شعری تخلیق بچّوں کی شخصیّت سازی کا وسیلہ بنے، اور وہ اسی انداز کی اور تخلیقات سے بچّوں کے ادب کی تخلیقات نے ذہنوں کو انقلاب سے آشنا کیا ہے اور فکر کے دھارے موڑ دیے ہیں، لیکن اُن اُدَباء اور شُعراء کی تعداد اُنگلیوں پر گِنی جا سکتی ہے جنھوں نے بچّوں کا ادب تخلیق کیا ہے۔ آخر کوئی بات تو ہے۔ میرے نزدیک بڑوں کا ادب لکھنا اس لیے آسان ہے کہ ایک فن کار خود عُمر اور ذہنی سطح کے اُس مقام پر ہوتا ہے جہاں وہ اپنے ہم عُمروں اور ہم ذہن افراد کے مسائل کو سمجھتا ہے اور اُن کے جذبوں اور کیفیّتوں کو تحریر کے قالب میں ڈھالتا ہے۔ ادبِ اطفال لکھنا اس لیے دُشوار ہے کہ فن کار کو مراجعت کا ذہنی سفر کر کے بچپن کی حدوں میں داخل ہونا پڑتا ہے اور بچّوں کی نفسیات، جذبوں، کیفیّتوں، تمنّاؤں اور مُطالبوں کو اپنے ذہن پر وارد کرنا پڑتا ہے۔ اپنی بُلند سطح سے اُتر کر اُن کے ذہن کی سطح پر آنا پڑتا ہے۔ اُن کے دل و دماغ میں جذب ہونا پڑتا ہے۔ اُن کے بھولپن، معصُومیّت اور مُسکراہٹ کو اپنے وجود کا حصّہ بنانا پڑتا ہے۔ ان کی بے غرضی، بے لوثی، سادہ دلی، کُشادہ جبینی، عالی ظرفی، اٹوٹ چاہت اور بے کراں پیار کو اپنی رُوح میں اُتارنا پڑتا ہے۔ بڑوں کی جو دُنیا ہے جس میں خود غرضی، مصلحت اندیشی، ذات پرستی، مفاد پسندی اور تنگ نظری کے عنکبوتی جالے جا بجا نظر آتے ہیں، اُن جالوں سے نکل کر شفّاف رَوشنی میں آنا پڑتا ہے۔ بچّوں کے ساتھ مل کر تالیاں بجانا، دُھوم دھڑکّا مچانا، تتلیوں کے پیچھے بھاگنا اور لکڑی کے گردن ٹوٹے گھوڑے پر بیٹھ کر چندا ماموں سے ملاقات کے لیے روانہ ہونے کی خواہش کرنی پڑتی ہے ـــــ

عبدالرحمٰن خالد صاحب نے یہ نظمیں لکھتے ہوئے یہی کچھ کیا ہے اور بچّہ بن کر بچّوں

ہیں مُعتبر اور مقتدر اضافہ کرتے رہیں۔

عاصی کرنالی

○

مَیں نے بچّوں کی نظموں کی کتاب "کلیاں میرے گُلشن کی" کا مسوّدہ دیکھا اور بہت خوشی ہوئی کہ اِس دَور میں جب بچّوں کے اچھے شعُراء ناپید ہیں، جناب عبدالرحمن خالد نے نہایت سلیقے اور سُوجھ بُوجھ سے بچّوں کے لیے اِتنی پیاری اور رسیلی نظمیں لکھی ہیں .... مسوّدہ .. نہایت کامیاب کاوش ہے۔

احمد ندیم قاسمی

ناظم مجلسِ ترقیٔ ادب ——— لاہور

○

اللہ

دیکھنے اور بھالنے والے
ساری دُنیا کو پالنے والے
دینے والے چمک ستاروں کو
رات سے دِن نکالنے والے
کرنے والے زمیں کا سینہ چاک
آسماں کو سنبھالنے والے
بھرنے والے صدائیں سازوں میں
جان مٹّی میں ڈالنے والے
لانے والے سمندروں میں جوش
لعل و گوہر اُچھالنے والے
آنے والے مُصیبتوں میں کام
غم کا طُوفان ٹالنے والے

تو ہی کرتا ہے سب کے بیڑے پار
تیری قدرت سے ہے کسے انکار

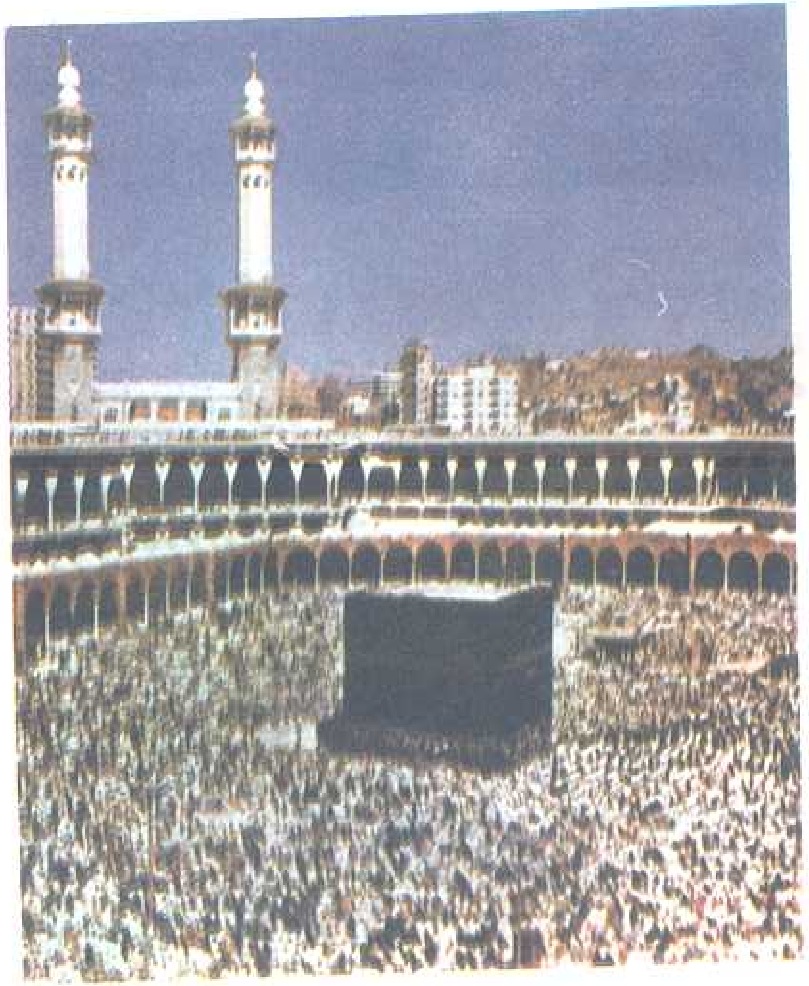

محمد صلی اللہ علیہ وسلم

دل و جاں سے پیارے — محمد ہمارے
وہ سب کی تمنّا — وہ سب کے سہارے
لگاتے ہیں سب کی — وہ کشتی کنارے
وہ نبیوں میں افضل — رسولوں میں نیارے
ہیں اُن کے کرم کے — طلب گار سارے
ہم اُن کے ثنا خواں — وہ محسن ہمارے
اُنھیں سے ہیں روشن — یہ چاند اور تارے
ہے کتنا مبارک — جو اُن کو پکارے

چلیں ہم بھی خالد
اُنھیں کے دوارے

عِلم

علم سے دولت، علم سے عزّت
علم سے شہرت، علم سے عظمت
علم کا ہے ممنون زمانہ
علم ہے اِک انمول خزانہ

○

علم کا نور ہے ہر سُو پھیلا
ہر جانب ہے علم کا چرچا
علم سے گلشن ہے، ویرانہ
علم ہے اِک انمول خزانہ

عالم فاضل کیسے کیسے
علم کے سب شیدا تھے، جیسے
شمع پہ مرتا ہے پروانہ
علم ہے اِک انمول خزانہ

○

علم سے ہیں معمور خزانے
علم کی قدر نہ جو پہچانے
کون کہے اس کو فرزانہ
علم ہے اِک انمول خزانہ

○

علم سے غفلت کرنے والو
دل میں علم کی جوت جگالو
بے جا ہے ہر ایک بہانہ
علم ہے اِک انمول خزانہ

○

نیک ارادے

محنت صبح و شام کریں گے
روشن اپنا نام کریں گے
ہم ہیں سچّے پاکستانی
اچھّے اچھّے کام کریں گے
کر دیں گے پُر نور دِلوں کو
علم کی دولت عام کریں گے
ہر منزل پر، ہر میداں میں
دُشمن کو ناکام کریں گے
کر لیں گے ہر کام مکمّل
تب جا کر آرام کریں گے
جیتیں گے ہر بازی خالد
حاصل ہر انعام کریں گے

نیا سال

نئے سال کی آمد آمد ہُوئی
لگی ہر طرف پھیلنے روشنی
زمانہ نیا ہے، فضائیں نئی
طریقے نئے ہیں، ادائیں نئی
اُمنگیں نئی، آرزوئیں نئی
اُمّیدیں نئی، جُستجوئیں نئی
نئے حوصلے ہیں، نئی ہمّتیں
نئی طاقتیں ہیں، نئی جُرأتیں
نئی منزلیں ہیں، نئے فاصلے
نئے کارواں ہیں، نئے قافلے
نئے غلغلے ہیں، نئے قہقہے
نئے زمزمے ہیں، نئے چہچہے

نئے طور ہیں، سب نیا رنگ ہے
چمن میں گُلوں کا نیا ڈھنگ ہے

مُبارک نئے سال کی برکتیں
نئی زندگی میں نئی حرکتیں

پاکستان ہے دیس ہمارا

سب سے اچھّا سب سے نیارا
پاکستان ہے دیس ہمارا

بستی بستی، گاؤں گاؤں
دِل کش، دِل افروز، دِل آرا

اِس کی دھرتی سونا اُگلے
اِس کے دریا نُور کا دھارا

چھَیل چھبیلی نہریں اِس کی
سُتھرا پانی، جیسے پارا

وادی وادی، مَیدان مَیدان
جنّت کا ہے ایک نظارا

اِس کی پیشانی کا جھومر
جگمگ جگمگ چاند ستارا

قائدِ اعظمؒ اِس کے بانی

یہ اقبالؒ کی آنکھ کا تارا
ہم ہیں خالد اِس کے باسی
اِس کی خدمت کام ہمارا

○

قائدِ اعظمؒ

سخت مشقّت کرنے والا
اور تھک کر بھی نہ تھکنے والا

اپنے اُصولوں کی پابندی
ہر حالت میں کرنے والا

تکلیفیں سہنے کا عادی
دُشواری میں ڈٹنے والا

اِک مضبوط چٹان کی صُورت
طُوفانوں میں پلنے والا

دیس کی آزادی کی خاطر
انگریزوں سے لڑنے والا

دُھن کا پکّا، بات کا پُورا
ہر اَڑیل سے اَڑنے والا

قوم کی کشتی پار لگا کر
قوم کے غم میں مرنے والا
تُو ہے پاکستان کا بانی
تیری شخصیّت لاثانی

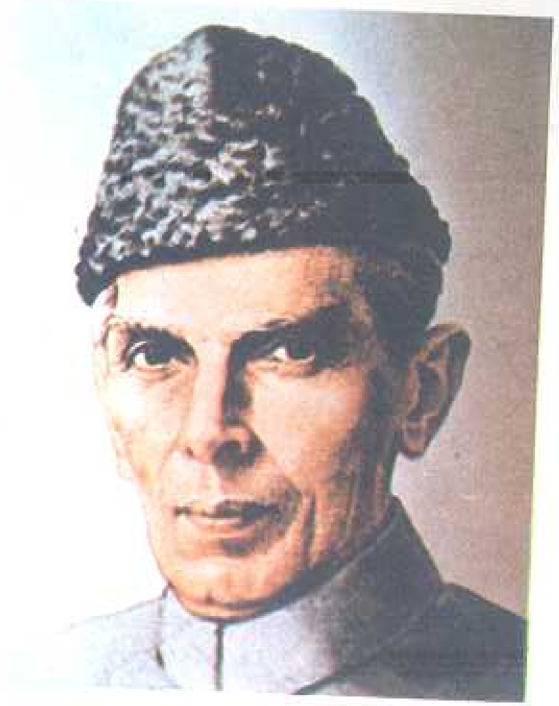

پاک سکاؤٹ

ہم مخلص ہیں، ہم سچے ہیں
ہم پاک سکاؤٹ بچّے ہیں
ہم قوم کی خدمت کرتے ہیں   ہم ملک کی خاطر مرتے ہیں
ہم پاک سکاؤٹ بچّے ہیں
ہمّت کے دھنی ہوتے ہیں ہم   اور دل کے غنی ہوتے ہیں ہم
ہم پاک سکاؤٹ بچّے ہیں
ہم اوروں کے کام آتے ہیں   کب خدمت سے شرماتے ہیں
ہم پاک سکاؤٹ بچّے ہیں
مشکل میں نہیں گھبراتے ہم   راحت پہ نہیں اِتراتے ہم
ہم پاک سکاؤٹ بچّے ہیں
کرتے ہیں مدد آپ اپنی ہم   ہیں جدّوجُہد کے عادی ہم
ہم پاک سکاؤٹ بچّے ہیں
تیّار ہیں ہر دم، ہر لمحہ   کرتے ہیں وفا اپنا وعدہ

ہم پاک سکاؤٹ بچّے ہیں

ہاتھوں میں لے کر پاک نشاں   منزل کی طرف ہیں رواں دواں

ہم پاک سکاؤٹ بچّے ہیں

دہقان

کاندھے پہ ہَل اُٹھائے   دھرتی سے لَو لگائے
کھیتوں کی ڈنڈیوں پر   دہقان جا رہا ہے
کاندھے پہ ہَل اُٹھائے

سردی سے کانپتا ہے   بَیلوں کو ہانکتا ہے
مٹّی پلٹ پلٹ کر   سونا اُگانے والا
سردی سے کانپتا ہے

جاگا ہے مُنہ اندھیرے   جنگل میں ہیں بسیرے
سب کام کر چُکے گا   تب کھائے گا یہ کھانا
جاگا ہے مُنہ اندھیرے

ممنُون ہُوں مَیں اِس کا   یہ دردمند میرا
اِس کے لہُو کی سُرخی   شامل میرے لہُو میں
ممنُون ہُوں مَیں اِس کا

تتلی

ہلکے گہرے رنگوں والی
تتلی پھولوں کی متوالی
ڈالی ڈالی گھوم رہی ہے
کلیوں کا منہ چوم رہی ہے
اب وہ تھی، اب یہ آ پہنچی
اے لو، اس گل پر جا پہنچی

گلشن کا سنگھار ہے تتلی
قدرت کا شہکار ہے تتلی
ہاتھ لگے تو کھو جاتی ہے
راکھ کی صورت ہو جاتی ہے
بچّو اِس سے پیار نہ کرنا
چاہت کا اظہار نہ کرنا
پیار کیا تو اُڑ جائے گی
پھر نہ کسی کے ہاتھ آئے گی

بادل

آئے کالے کالے بادل
مینہ برسانے والے بادل

یوں لگتے ہیں دور سے جیسے
روئی کے ہیں گالے بادل

بستی بستی، جنگل جنگل
چھائے ہیں متوالے بادل

پھرتے ہیں کیا شور مچاتے
دیکھ کے لڑکے بالے بادل

آنکھ مچولی کھیل رہے ہیں
مل کر بھولے بھالے بادل

کر دیں گے پل بھر میں جل تھل
بھورے اور مٹیالے بادل

خالدؔ اس کی قدرت دیکھو
جس نے آج نکالے بادل

بہار

چمن میں ہر سمت پھول چہکے
ہیں ڈالی ڈالی پرند چہکے
کلی کلی آج مسکرائی
بہار آئی، بہار آئی

فضا ترانے سنا رہی ہے
دلوں کو بے خود بنا رہی ہے
مسرتوں کا پیام لائی
بہار آئی، بہار آئی

یہ دھوم ہر سو مچی ہوئی ہے
ہوا میں خوشبو رچی ہوئی ہے
عیاں ہے قدرت کی خوشنمائی
بہار آئی، بہار آئی

ہرے ہرے ہیں درخت سارے
بھرے بھرے ہیں درخت سارے

خوشی سے ہر شاخ لہلہائی
بہار آئی، بہار آئی

گرمی آئی

سردی گزری گرمی آئی
سُورج نے تیزی دکھلائی
دُھوپ پڑے گی شدّت سے اب
جسم جلیں گے حِدّت سے اب
آگ سی اب ہر سُو برسے گی
پانی کو ہر شے ترسے گی
سُوکھ چلے گی ڈالی ڈالی
گلشن کی ہو گی پامالی
کیا انسان اور کیا چوپائے
پھرتے ہوں گے سب گھبرائے
جان لبوں پر آئی ہو گی
مُرجھاہٹ سی چھائی ہو گی

شربت سوڈا عام چلے گا
ورنہ کیسے کام چلے گا

○

جھُولا

آہا جھُولے والا آیا
جھُولا رنگ برنگا لایا
بچّے بالے جھُول رہے ہیں
اور خُوشی سے پھُول رہے ہیں
گھوڑا اِس میں، گاڑی اِس میں
موٹر کی اَسواری اِس میں
جب یہ راکٹ بن جاتا ہے
ہَوا سے باتیں کرواتا ہے
دس دس چکّر، دس دس پیسے
دیکھو منظر، کیسے! کیسے!
اِس کو کہتے ہیں سب جھُولا
اِس کا نام ہے کِس کو بھُولا

○

گلاب کا پھول

پیارا پیارا ہے کیا، گلاب کا پھول
مُسکراتا ہُوا گلاب کا پھول

یہ تبسّم، یہ تازگی، یہ نکھار
لگ رہا ہے بھلا گلاب کا پھول

اپنی خوشبو میں، اپنی رنگت میں
ہے ہر اِک سے جُدا گلاب کا پھول

مچ گئی دھوم سارے گلشن میں
شاخ پر جب کِھلا گلاب کا پھول

پھول تو بے شمار ہیں، لیکن
ہے بہت خوش نُما گلاب کا پھول

آئے بادِ نسیم کے جھونکے
لہلہانے لگا گلاب کا پھول

جب کسی راہ گیر نے دیکھا
دل میں گھر کر گیا گلاب کا پھول

اتنی اِترائی ہے تو اے بُلبُل!
کل جو مُرجھا گیا گلاب کا پھول

○

یومِ پاکستان

اُچھلیں کُودیں ناچیں گائیں
یومِ پاکستان منائیں

گلشن گلشن، وادی وادی
آزادی کے پھُول کھلائیں

اپنے پیارے پاک وطن کو
جنّت کی تعبیر بنائیں

دشت و دَر میں کریں چراغاں
رَوشنیوں کے شہر بسائیں

ارضِ وطن کا رُوپ سنواریں
ذرّے ذرّے کو چمکائیں

ذوقِ عمل ہر دِل میں بھر دیں
عزم و یقیں کے دِیپ جلائیں

اپنی عظمت کا ہم لوہا
ساری دُنیا سے منوائیں

پیارا سبز ہلالی پرچم
اَوجِ ثریا پر لہرائیں

محنت، خدمت اور دیانت
اپنا نصبُ العین بنائیں

اِس تقریب میں سارے مِل کر
خالدؔ کا یہ نغمہ گائیں

○

عید کے دن

نکھری نکھری فضا ہے عید کے دن
مہکی مہکی ہوا ہے عید کے دن

اُجلا اُجلا ہے رنگ پھولوں کا
غنچہ غنچہ کھلا ہے عید کے دن

شہر میں، پارکوں میں، سڑکوں پر
اور ہی ماجرا ہے عید کے دن

مل رہا ہے گلے سے ہر کوئی
شوقِ اُلفت سوا ہے عید کے دن

دیکھ لو رحمتوں کا دروازہ
ہر کسی پر کھلا ہے عید کے دن

ہر کوئی دُودھ میں سوّیوں کو
شوق سے کھا رہا ہے عید کے دن

صُبح سے ہر دُکان کے آگے
ایک میلہ لگا ہے عید کے دن

پا کے عیدی بڑوں سے، ہر بچّہ
کتنا خوش ہو رہا ہے عید کے دن

ہر کسی کی زُبان پر خالد
مرحبا مرحبا ہے عید کے دن

○

چڑیا گھر

بچّو دل میں فرض یہ کر لو — جیسے چڑیا گھر میں تم ہو
اچھّا دیکھو یہ ہے بندر — بیٹھا ہے کس شان سے تن کر
اور ادھر لنگور ہے بچّو — دُم اس کی مشہور ہے بچّو
سامنے ہے بن مانس بیٹھا — بندر سے ہے مِلتا جُلتا
شیر ببّر کی شان بھی دیکھو — جنگل کا سُلطان بھی دیکھو
یہ ہے بِلّی شیر کی خالہ — یعنی آفت کی پرکالہ
دَم دَم دیکھو، تھم تھم دیکھو — ہاتھی بھاری بھر کم دیکھو

پَر پھیلائے مور کھڑا ہے — ناچ کا اس کو شوق بڑا ہے
ہرنوں کی وہ ڈار ہے بچّو — ان میں کتنا پیار ہے بچّو
لمبے لمبے سِینگوں والا — دیکھو یہ ہے بارہ سِنگا
طوطے ہیں یہ امریکہ کے — یورپ کے کچھ افریقہ کے
دیکھو پھرتا دُور وہ زیبرا — دھاری دار بدن ہے جس کا
اور یہ زرّافہ کہلائے — اونٹ کا اونٹ اور گائے کی گائے

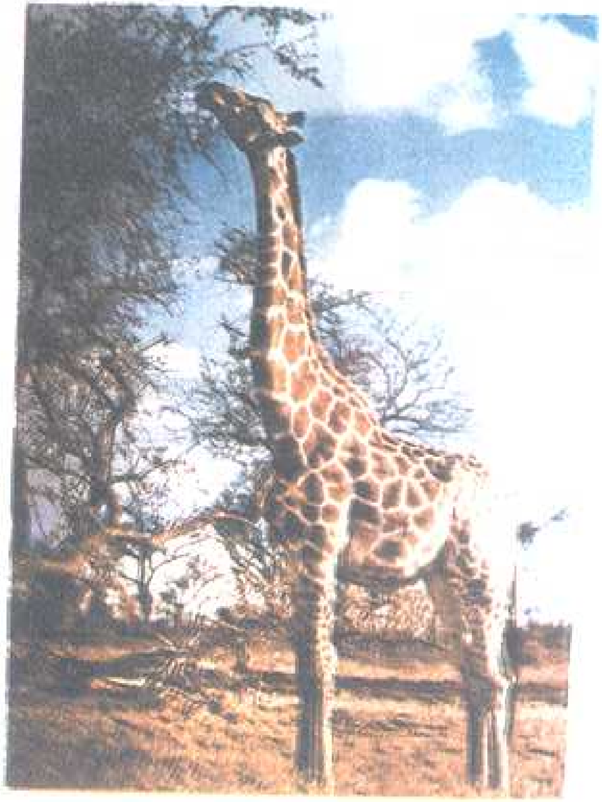

شُتر مُرغ ہے کِتنا پُرفن — پتلی ٹانگیں، لمبی گردن
نام ہے اس کا اُود بلاؤ — دیکھتے رہنا اس کے داؤ

اس کو کہتے ہیں سب چیتا — گوشت بنا یہ کب ہے جیتا
کیسا شور ہے کیا گڑبڑ ہے — اوہو! یہ تو لگڑبگڑ ہے
تم کو اب خرگوش دکھائیں — ڈبکیں، پُھدکیں، جی کو لبھائیں
اس باڑے میں گینڈا دیکھو — جنگل کا یہ بھینسا دیکھو
یہ ہے بگلا، وہ ہے اُلّو — یہ ہے سیہ اور وہ ہے بجّو

انواع و اقسام کی چڑیاں — گویا رنگ برنگی پریاں
دیکھو سارس اِک پاؤں پر — کھڑا ہؤا تالاب کے اندر
سانپوں کی اب بانبی دیکھو — پھر یہ سَیر مکمّل سمجھو

بچّہ بچّہ شاد رہے گا
چڑیا گھر آباد رہے گا

شبّو کی بلّی

شبّو نے اِک بلّی پالی
نیلی پیلی آنکھوں والی
ریشم جیسے بال تھے اُس کے
کان اور نتھنے لال تھے اُس کے
دُودھ مَلائی کھاتی تھی وہ
بے حد اُس کو بھاتی تھی وہ
پَل بھر اس سے دُور نہ ہوتی
رات کو اُس کے ساتھ ہی سوتی
اِن دونوں میں پیار بہت تھا
چاہت کا اظہار بہت تھا
اِک دن اُس نے داؤ لگایا
کر دیا اِک چوہے کا صفایا

شبّو نے جب دیکھی حالت
ہو گئی اُس کو اِس سے نفرت
سچ ہے جن کے کام ہوں اچھّے
اچھّے صرف وُہی ہیں لگتے

کاش میں گڑیا ہوتی

باجی نے اِک گڑیا بنائی
دِل سے ہے اس کی شیدائی

نکھرا نکھرا اُس کا مکھڑا
جیسے ہو اِک چاند کا ٹکڑا

کالی آنکھیں موٹی موٹی
باہیں لیکن چھوٹی چھوٹی

پیارے پیارے کپڑے اس کے
اچھّے اچھّے گہنے اس کے

پھول ستارے اس میں جڑے ہیں
اس کے گلے میں ہار پڑے ہیں

مُنہ کو جیسے اب کھولے گی
دیکھنے والوں سے بولے گی

بے خود سی، متوالی سی ہے
کیسی بھولی بھالی سی ہے

سب سے اچھّی سب سے نیاری
کِتنی سُندر، کتنی پیاری

گرچہ بے آواز ہے گڑیا
باجی کی دَمساز ہے گڑیا

کرتی جب سنگھار ہے اس کا
سینے سے لیتی ہے چمٹا

باجی خود بھی اِک گڑیا ہے
لیکن آفت کی پُڑیا ہے

مجُھ کو آنکھ دکھا دیتی ہے
کِتنی دُور بٹھا دیتی ہے

کاش کہ مَیں بھی گڑیا ہوتی
باجی کے پہلو میں سوتی

یہ چاند یہ ستارے

یہ روشنی کے پیکر یہ آسماں کے گوہر
لگتے ہیں کتنے پیارے یہ چاند یہ ستارے

شب بھر چمک چمک کر آنکھیں جھپک جھپک کر
کرتے ہیں کیا اشارے یہ چاند یہ ستارے

کرتے ہیں ان سے باتیں یوں کاٹتے ہیں راتیں
دمساز ہیں ہمارے یہ چاند یہ ستارے

پُوچھیں گے آسماں سے لایا ہے تُو کہاں سے
اِتنے یہ ماہ پارے یہ چاند یہ ستارے

○

میری دُعا

عرض لایا ہُوں اے خُدا، سُن لے
در پہ تیرے ہُوں مَیں کھڑا، سُن لے
راہ سیدھی مجھے دکھا دے تُو
نیک لڑکا مجھے بنا دے تُو
مَیں بڑوں کا ادب کروں یا ربّ
اُن کی عظمت کا دَم بھروں یا ربّ
دل میں شوقِ نماز پَیدا کر
اپنی وحدانیت کا شیدا کر
پارسائی مِرا طریقہ ہو
گفتگو کا مجھے سلیقہ ہو
دل نہ کوئی دُکھاؤں دُنیا میں
کام اوروں کے آؤں دُنیا میں

بیکسوں اور غم کے ماروں کا
مَیں سہارا ہوں بے سہاروں کا
علم کی شمع تک رسائی ہو
بس کتابوں سے آشنائی ہو
ہو مِرا کام خدمتِ اُستاد
ہر گھڑی مجھ سے والدین ہوں شاد
صحبتِ بد نہ اختیار کروں
صرف نیکوں پر انحصار کروں
کام کی مجھ کو اے خُدا ہو لگن
نام دُنیا میں ہو مِرا روشن
برگِ گُل کا نکھار بن کے رہوں
مَیں چمن کا وقار بن کے رہوں

○

ا — ب — ج

ا سے اللہ سب کا ربّ ہے   اس کا ہمسر کوئی کب ہے!
ب سے بندر والا آیا   بچّوں نے ہے شور مچایا
پ سے پاکستان ہمارا   سب سے اچھّا سب سے نیارا
ت سے تصویروں کا البم   ٹک اسٹال سے لایا اسلم
ٹ سے ٹانگ پکڑ کر کُودو   تن کر اور اکڑ کر کُودو
ث سے ثابت کر دو سب پر   کوئی نہیں ہے تُم سے بڑھ کر
ج سے جُگنو اور ستارے   جھولی میں ہم بھر لیں سارے
چ سے چاند نگر میں بُڑھیا   بیٹھی کات رہی ہے چرخا
ح سے حکمت اور دانائی   مومن کی میراث ہے بھائی
خ سے خوش خوش رہنا سیکھو   دُکھ تکلیف کا سہنا سیکھو
د سے دِن بھر کام کرو تُم   روشن اپنا نام کرو تُم
ڈ سے ڈالی جھوم رہی ہے   پھُول کو بُلبُل چُوم رہی ہے
ذ سے ذکر کرو اُس ربّ کا   جو ہے خالق رازق سب کا

ر سے رُت برسات کی آئی   ہر سو مست گھٹا لہرائی

ڑ سے اُڑن کھٹولا لے کر   آئے گا شہزادہ خاور

ز سے زندہ رہنا سیکھو   سچّی باتیں کہنا سیکھو

ژ سے ژالہ باری ہوگی   بارش ایسی بھاری ہوگی

س سے سُورج چاند ستارے   ہیں انسان کے خادم سارے

ش سے شیر کی خالہ آئی   آفت کی پرکالہ آئی

ص سے صاف رہیں جو بچّے   لگتے ہیں وہ کتنے اچھّے

ض سے ضِدّی بچّے اکثر   پٹتے ہیں ماں باپ سے دن بھر

ط سے طوطے رنگ برنگے   ہم نے چڑیا گھر میں دیکھے

ظ سے ظاہر کردو سارے   دل میں ہیں جو راز تمہارے

ع سے عید مبارک بچّو   اپنی اپنی عیدی لے لو

غ سے غالبؔ کی کچھ غزلیں   آؤ بچّو! ہم بھی رٹ لیں

ف سے فرق مٹا دو سارے   کردو سب کے وارے نیارے

ق سے قائدِاعظم اپنے   ان کی بات کو مانا سب نے

ک سے کوئل بول رہی ہے   کانوں میں رس گھول رہی ہے

گ سے گُلشن مہکا مہکا   سارا عالم بہکا بہکا

ل سے لاری دَوڑ رہی ہے   سب کو پیچھے چھوڑ رہی ہے

م سے مَولابخش اُٹھاؤ   باری باری آتے جاؤ

ن سے نرم و نازک پتّے   ہری ہری شاخوں سے نکلے

و سے ورزش روز کرو تم   سارا دن بشّاش رہو تم

ہ سے ہَل اور ء خالی

ی سے آئی یکّے والی

چھُٹّی منائیں

پیتل کی تھالی
تھالی میں پانی
پانی میں کشتی
دِن بھر چلائیں
چھُٹّی منائیں

باغوں میں سبزہ
سبزے پہ شبنم
شبنم کے موتی
چُن چُن کے لائیں
چھُٹّی منائیں

پھُولوں کی ڈالی
ڈالی پہ بُلبُل
بُلبُل کے نغمے
جی کو لبھائیں
چھُٹّی منائیں

تختی پہ تختی
تختی پہ تارا
تارے کی کرنیں
جلوہ دکھائیں
چھُٹّی منائیں

بیری کی لکڑی
لکڑی کا گھوڑا
گھوڑے کے کرتب
دیکھیں دکھائیں
چھُٹّی منائیں

پریوں کا راجہ
راجہ کی بیٹی
بیٹی کو جھُولا

پریاں جھُلائیں
چھٹّی منائیں

گرمی کا موسم
موسم کی بارش
بارش کے قطرے
لائیں گھٹائیں
چھٹّی منائیں

تاجی کی باجی
باجی کا مُنّا
مُنّے کے ماموں
باجا بجائیں
چھٹّی منائیں

لکھتا ہے خالد
بچّوں کی نظمیں
بچّے خوشی سے

مل مل کے گائیں
چھٹّی منائیں

○

چڑیا چوں چوں کرتی آئی

اک دن تھی خانہ آبادی چڑیا اور چڑے کی شادی
گیت سناتی تھی شہنائی چڑیا چوں چوں کرتی آئی

ڈھولک باجی ڈم ڈم ڈم ڈم مچھّر نے بھی چھیڑی سرگم
بھالو نے بندوق چلائی چڑیا چوں چوں کرتی آئی

جنگل میں تھا گویا منگل ہاتھی ناچ رہے تھے پل پل
بی بکری نے بین بجائی چڑیا چوں چوں کرتی آئی

بلّی نے چوہے کو تاکا چوہا تھا چالاک بلا کا
دوڑ کے اپنی جان بچائی چڑیا چوں چوں کرتی آئی

آنکھ بچا کر آ جاتے ہیں کوّے انڈے کھا جاتے ہیں
کس نے یہ افواہ اُڑائی چڑیا چوں چوں کرتی آئی

مرغی نے دیکھا اک سپنا پھاند گیا دیوار سے مُرغا
مینڈک نے تعبیر بتائی چڑیا چوں چوں کرتی آئی

ٹائیں ٹائیں فِس

ایک دو تین   آؤ بجائیں بین
دو تین چار   کر دو بیڑا پار
تین چار پانچ   سانچ کو کب ہے آنچ
چار پانچ چھے   شور یہ کیسا ہے
پانچ چھے سات   سُن لو میری بات
چھے سات آٹھ   پڑے رہے سب ٹھاٹھ
سات آٹھ نو   پھوٹ رہی ہے پَو
آٹھ نو دس   ٹائیں ٹائیں فِس

○

ڈنڈا چلانا چھوڑ دیں،

ماسٹر صاحب اگر ڈنڈا چلانا چھوڑ دیں،
ہے یقیں اس دن سے ہم اسکول جانا چھوڑ دیں
امتحاں کی رسم اسکولوں سے اُٹھ جائے اگر
دل یہ کہتا ہے کہ سب پڑھنا پڑھانا چھوڑ دیں
کس طرح باقی رہے مُرغا بنانے کا رواج
ہم اگر گلیوں میں یوں پھرنا پھرانا چھوڑ دیں
علم کی دولت بڑی دولت ہے دُنیا میں مگر
کیا کریں کیسے سنیماؤں میں جانا چھوڑ دیں
کامیابی تو مقدّر میں نہیں ہے دوستو!
آؤ ناکامی پہ یُوں آنسو بہانا چھوڑ دیں
جن کو خالد اپنی رُسوائی کا ہے کچھ بھی خیال
ان کو لازم ہے کہ وقت اپنا گنوانا چھوڑ دیں

○

ہمارا پرچم

سب پرچموں سے نیارا پرچم ہے یہ ہمارا
ہے رَوشنی کا رَہبر اس کا یہ چاند تارا
منزل کا یہ نشاں ہے یہ عزم کا اشارا
ہم پاسباں ہیں اِس کے یہ پاسباں ہمارا
اس کو عزیز رکھنا
ہر حال میں، خُدارا

○